من المومنین رجال صدقوا ما عاهدوا الله علیه ۔ فمنهم من قضی نحبه ومنهم
من ینتظر ۔۔ الآیہ ۔ (سمیع الحق)

مولانا محمد اللہ قندہاری شہیدؒ

ناموس اسلام پر مٹنے والا یہ نوجوان گل سر سبد۔ ۱۷ شوال المکرم ۱۳۹۷ھ میں دارالعلوم حقانیہ میں داخل ہوئے والد ماجد کا نام مولانا عبدالقادر ہے۔ قندہار کے قریہ زنگ آباد پنجوائی سے تعلق تھا۔ دارالعلوم میں دو سال تک موقوف علیہ دورہ کی تکمیل کی پھر دورۂ حدیث شریف میں شامل ہوئے۔ ابھی سہ ماہی امتحان ہوا تھا کہ افغانستان میں انقلاب کے بعد طبل جہاد بلند ہوا دورۂ حدیث شریف شوق جہاد میں ناتمام چھوڑ کر چلے گئے۔ حرکت انقلاب اسلامی افغانستان سے وابستہ ہو کر قندہار کے محاذ پر کام شروع کیا۔ اور اس اثناء میں افغان حکومت نے گرفتار کر کے قندہار جیل میں بند کر دیا۔ ان کے ساتھ کئی ایک اور بھی دارالعلوم حقانیہ کے حقانی طلباء رفیق جیل تھے۔ یہاں مولانا محمد اللہ قندہاری مرحوم پر ظلم و بربریت کے پہاڑ توڑے گئے بجلی کے ظالمانہ شارٹ بے دردی سے دیئے جاتے۔ بھوکا پیاسا ہفتوں تک رکھا گیا۔ ساتھیوں کے ہاتھ بھی پشت کیطرف باندھ دیئے جاتے کہ کوئی انہیں ایک گھونٹ پانی نہ دے سکے۔ وہ ترستے رہے مگر عزم ایمانی میں تذبذب نہ آیا۔ سرخ سامراج کے کارندے افغان سپاہی آہنی بوٹوں سمیت انہیں سیدھے منہ لٹا کر پیٹ پر اور جسم کے نازک حصوں پر اچھلتے کودتے مگر وہ چونکہ روح بلالیؓ سے سرشار تھے، عزیمت و استقامت کے پہاڑ ثابت ہوئے۔ بارہا انہیں پشت کی جانب باندھے ہوئے ہاتھوں کے ساتھ سیڑھیوں سے اترتے ہوئے ٹھوکر مار دی جاتی اور وہ گردن کے بل نیچے لڑھک جاتے اسی حالت میں ایک بار سیڑھیوں سے اترتے ہوئے انہیں دھکا دیا گیا وہ زمین پر آرہے اور گردن ٹوٹ گئی اس طرح ایک مجاہد عظیم کی روح قندہار جیل میں اپنے مطلوب و محبوب شہادت اور وصال حقیقی سے سرشار ہوئی۔ کئی ان کے ساتھی طلباء حقانیہ حالیہ انقلاب تک اسی جیل میں رہے۔ مرحوم کس استعداد اور علمی ملکات کے مالک تھے اور آئندہ چل کر کتنے بہترین عالم بن جاتے اس کا اندازہ اس سے لگ سکتا ہے کہ انہوں نے موقوف علیہ دورہ کے سالانہ امتحانات میں مشکوٰۃ میں ۹۰ بیضاوی میں ۸۵ جلالین میں ۱۰۰ اور فوز الکبیر میں ۵۵ نمبرات حاصل کئے۔ فرحمہ اللہ وارضاہ۔

مولانا شیراجان شہیدؒ

ولدیت کابل او سوالی (تحصیل) سروبی افغانستان کے یہ شہید اسلام دارالعلوم حقانیہ میں درجہ علیا کی کتابیں